www.tahirulpadri.com

دجال رواں صدی ظاہر الپادری

جاہل ڈاکٹر طاہر الپادری مدینۃ الاولیاء ممبئی میں ناکام ہوگیا

پاکستان سے مفرور، باغیِ مسلکِ امام اعظم ابوحنیفہ، کذ اب زمانہ، جھوٹے خواب سنا کر اپنا رعب جمانے والا فرقۂ طاہریہ کا بانی ڈاکٹر محمد طاہر الپادری ممبئی سے ناکام ونامراد لوٹا۔ کچھ لوگوں کو یہ گمان ہوگا کہ اس نے یہاں پروگرام کرلیا اور اس کی مجالس میں ہزاروں کا مجمع تھا۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ جو کامیابی طاہر کو حیدرآباد اور بنگلور میں میسّر آئی، اس کا عشرِ عشیر بھی ممبئی میں نہیں ہوا۔

ممبئی جو ایک زمانے سے سنّیت کا گڑھ ہے، یہاں کی سنّیت ایک مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ مسلکِ دیوبند کی کتابوں میں ملتا ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی جب ممبئی آتا تھا، تو وہ یہاں چھپ کر اور اپنا نام بدل کر رہتا تھا تا کہ اس کی شناخت نہ ہوسکے اور اس کو یہاں کی کسی بھی مسجد میں تقریر کی اجازت نہیں تھی۔ پھر اس فرقے نے منافقانہ چالوں سے ممبئی کی کئی سنّی مساجد پر قبضہ کرلیا اور رفتہ رفتہ یہاں کی فضا کو بھی ان بدمذہبوں نے بگاڑنا شروع کردیا۔ آج وہابیوں کی چلت پھرت کے باوجود بھی ممبئی کی سنّیت دیگر شہروں کے مقابلے میں بہت مضبوط و مستحکم ہے۔ ایسے میں ڈاکٹر طاہر کیسے کامیاب ہوسکتا تھا۔ رضا اکیڈمی، آل انڈیا سنّی تبلیغی جماعت پھول گلی ممبئی، جماعت رضائے مصطفیٰ، وغیرہ نے متحد ہوکر اس کے خلاف جو محاذ بنایا تھا، اس میں اس قدر کامیابی ملی کہ لوگ اس فتنۂ دوراں سے بخوبی آگاہ ہوگئے اور اس کا پروگرام ناکام بنادیا۔

سب سے اہم بات جو قابلِ غور ہے وہ یہ کہ ممبئی کی مجالس میں اس کے ساتھ ایک بھی سنّی عالمِ دین نظر نہیں آیا۔ اپنی مداح سرائی کے لیے اس نے حیدرآباد کے سزایافتہ عالم کاظم پاشا کو بلوایا۔ **اور جو طبقے مسلکِ حق مسلکِ اعلیٰ حضرت کے مخالف ہیں، وہی اس کے ساتھ نظر آئے۔** (البتہ کچھ نادان سنّی حضرات تماشا دیکھنے کی غرض سے اس بھیڑ میں شامل ہوگئے تھے) ان سب کے باوجود اس کے پروگرام میں آدھی سیٹیں خالی تھیں، اور اس نے ممبئی کے جیالے سنّیوں کے ڈر سے بہت ہی محتاط انداز میں تقریر کی تا کہ اس کی زبان سے کوئی غلط بات نہ نکل جائے، جس پر یہاں کی سنّی مسلمان اس کے خلاف اپنا ردِعمل ظاہر کریں۔

ڈاکٹر طاہر ہندوستان میں ایک آندھی کی طرح آیا اور اپنے ساتھ خس وخاشاک کو بہالے گیا۔ حیدرآباد اور بنگلور میں اس نے مسلکِ اعلیٰ حضرت جو کہ آج سچے اسلام کے امتیاز کے لیے بولا جاتا ہے، کے خلاف بیانات دیے۔ اپنے بیان میں اس نے بہت ہلکی اور کچی بات کہی کہ ”اعلیٰ حضرت نے اپنی کسی کتاب میں مسلکِ اعلیٰ حضرت نہیں لکھا اور نہ اپنے نام کے آگے رضوی لگایا۔“ **اس بات پر ہنسی آتی ہے۔ پھر تو ڈاکٹر طاہر کو اپنے نام کے آگے حنفی اور قادری بھی نہیں لگانا چاہیے کہ نہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ** نے اپنی کسی کتاب میں مسلکِ حنفی لکھا نہ امام الاولیا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نام کے آگے قادری لگایا، پھر طاہر صاحب بھی **اپنے کو حنفی کہنا اور نام کے آگے قادری لگانا چھوڑ دیں۔**

آپ کے نزدیک اگر مسلکِ اعلیٰ حضرت بولنا اور لکھنا غلط ہے تو آپ خود کو حنفی اور قادری بلکہ سنّی بھی کہنا اور لکھنا چھوڑ دیں۔ اپنے کو صرف مسلمان ہی کہیں کہ قرآن واحادیث میں اسلام کے ماننے والوں کے لیے صرف مسلمان یا مومن لفظ آیا ہے۔ ڈاکٹر طاہر یہ بات سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتا کہ مسلکِ اعلیٰ حضرت کونسا نیا مذہب ہے، اس کے کیا نئے عقائد ہیں۔ پھر اس پر بے جا اعتراض کیوں کیا جاتا ہے۔ کیا فرقۂ طاہریہ کا بانی یہ بات نہیں جانتا کہ آج دیوبندی، وہابی، اہلِ حدیث، قادیانی بلکہ شیعہ تک اپنے آپ کو سنّی اور اہلِ سنّت کہہ رہے ہیں، لکھ رہے ہیں تا کہ صحیح العقیدہ مسلمانوں کو اپنے دامِ فریب میں لے کر گمراہ کیا جائے۔ انٹرنیٹ پر سنّیت کے نام سے بہت سی ویب سائٹس ہیں جو حقیقت میں ان ہی بدمذہبوں کی ہے۔

پھر ایک عام مسلمان کے لیے یہ امتیاز کرنا کتنا مشکل ہے کہ صحیح سنّی کون ہے؟ اس لیے موجودہ دور میں چودھویں صدی کے مجدد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ جن کا سب سے بڑا کارنامہ اسلام کو باطل فرقوں سے بچانا، ان فتنوں کی سرکوبی کرنا ہے، سے نسبت دیتے ہوئے مسلکِ اعلیٰ حضرت لگایا جاتا ہے۔ کسی سے زبردستی نہیں کی جاتی کہ آپ بھی مسلکِ اعلیٰ حضرت بولیے۔ لیکن عقائد و معمولاتِ اہلِ سنّت پر عمل کرنے والے کو دنیا بھر میں ”صوفی“ یا ”بریلوی“ ہی کہا جاتا ہے۔ کوئی کتنا بھی اپنا دامن بچانے کی کوشش کرے اگر وہ صحیح العقیدہ سنّی مسلمان ہے تو وہ کہلائے گا بریلوی ہی۔

www.tahirulpadri.com

ڈاکٹر طاہر کی تمام تر جدو جہد کا مقصد اسلام دشمن طاقتوں اور یہود و نصاریٰ کے ہاتھ مضبوط کرنا ہے۔وہ ایک ایسا اسلام پیش کر رہے ہیں جس کے نزدیک تمام مذاہب اور تمام فرقے برحق ہیں۔کوئی کسی بھی مذہب یا فرقے پر عمل کرے وہ صحیح ہے۔اور اس شخص نے اپنے ادارے منہاج القرآن کی قائم کردہ مساجد میں عیسائیوں کو کھلی اجازت دے رکھی ہے کہ وہ جب چاہیں، آئیں اور عبادت کریں۔ایک عالمِ دین تو چھوڑیئے ایک عام آدمی بھی یہ قطعی برداشت نہیں کرے گا کہ کوئی غیر مذہب کا شخص اس کی عبادت گاہ میں آ کر اپنے طریقے پر عبادت کرے، پھر یہ کونسا نیا دینِ الٰہی ہے؟